عبدالرشید ارشد،
وائس چیئر مین، ہومین رائنس فاؤنڈیشن آف پاکستان۔

دہشت گرد کون؟ اسامہ یا امریکہ

جب سے امریکن ورلڈ آرڈر وائٹ ہاؤس واشنگٹن سے سینہ دھرتی پر بسنے والی انسانیت پر "نازل" ہوا ہے۔ ہر خطہ کے لوگ دہشت گرد کے لفظ سے آشنا ہو گئے ہیں۔ یہ لفظ پہلے بھی لغت میں موجود تھا اور کبھی کبھار استعمال بھی ہو جاتا تھا مگر جو "عظمت" اس لفظ کو امریکی صدور نے بخشی ہے اسکی مثال یقیناً انسانی تاریخ سے تلاش کر لینا محال ہے۔ یہ لفظ اس قدر مقبول ہو گیا کہ گھر میں والدین بچوں کے لئے، گلی محلے میں احباب ایک دوسرے کے لئے بلکہ کہیں کہیں دفاتر میں بھی، اس کا استعمال شروع ہو گیا اور اس سے بھی بڑھ کر یہ لفظ اشتہارات کی زیب و زینت ہے۔

دہشت سے دہشت گرد بنا تو اسکا ایک ہی استعمال سامنے آیا کہ مثلاً امریکی صدور کو کبھی کولمبیا دہشت گرد ملا تو کبھی لیبیا و ایران و سوڈان۔ رہا عراق تو وہ دہشت گردوں کی صف میں نمبر ایک ٹھہرا۔ جب ایک طرف دہشت گرد ہوں تو لازماً ان کا توڑ شرفاء ہی کر سکتے ہیں اور آج کے دور میں جب چہار سو بزدل ہیں بھلا امریکہ سے بڑھ کر "شریف" اور "بہادر" کون ہے اس لئے یہ امریکہ ہی ہے جو ہر جگہ دہشت گردوں کی سرکوبی کر رہا ہے تاکہ انسانیت سکھ کا سانس لے۔ بہادروں کے دوست بھی بہادر ہی ہوتے ہیں، یوں امریکہ کو برطانیہ جیسا بہادر دوست بھی خوش نصیبی سے مل گیا۔ جہاں اس اسکی ضرورت ہوتی موجود ملتا ہے۔

امریکہ دہشت گردوں سے بڑے سائینٹیفک انداز سے نمٹتا ہے مثلاً عراق اور ایران جیسے دہشت گردوں کے لئے پہلے ناول کے انداز میں Crash-79 کے نام سے جنگ کی فیز یبیلٹی feasibiliby report لکھوا کر پھیلائی۔ ماحول تیار کیا، ذہن بنائے اور جب مطلوبہ نتائج نکلے یا incubation period پورا ہو گیا تو دونوں کے سینگ پھنسوا دیئے کہ مستقبل میں یہ دونوں مڈل ایسٹ میں امریکی یورپی مفادات کے لئے سد راہ ہونگے اس لئے ان کے افرادی، معاشی اور حربی وسائل ختم کئے جائیں۔

عراق و ایران کی طویل جنگ سے بلاشبہ امریکہ و یورپ نے مطلوبہ نتائج حاصل کر لئے مگر ہر طرح مادی تباہی کے باوجود اسلامی جوش و جذبہ کے جراثیم دونوں جگہ ہی باقی رہے اسی لئے دونوں ملک دشمنوں کی صف میں بدستور شامل رکھے گئے اور ان کے خلاف دوسرے طریقے آزمائے جاتے رہے۔

سوال کیا جاسکتا ہے کہ مڈل ایسٹ میں امریکی و یورپی مفادات ہیں کیا، جن کے لئے فوری اور لمبی منصوبہ بندی کی گئی۔ ان مفادات کو سمجھنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تشریح یا عقل و شعور کی کثیر مقدار کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً

مڈل ایسٹ میں برطانیہ کا حرامی بچہ اسرائیل، عربوں کے درمیان آباد ہے اور اس کا تحفظ ضروری ہے، امریکی صدور اسرائیل کی مالی اور اخلاقی معاونت کے بغیر مستحکم صدر نہیں رہ سکتے۔ امریکی ڈالر یہود کے چھ کونے والے David star کے بغیر بے وقعت ہے۔ چھ کونے کی ضمانت والی واحد عالمی کرنسی یہ ڈالر ہے،

فیصلؒ مرحوم کے حربہ تیل Oil ennbargo کے بعد امریکہ یورپ کے نزدیک سیال دولت پر قبضہ کرنا اور ماضی کی خفت کا بدلہ لینا خصوصاً سعودی حکومت سے پہلا ہدف تھا۔

عربوں کے درمیان زندگی گزارنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ ان میں سبھی لڑاکا نہیں ہیں اور ۶۷ کی عرب اسرائیل جنگ اس پر گواہ ہے۔ عربوں کے درمیان عراقی، اردنی، فلسطینی (حماس گروپ) شام (اخوانی گروپ) مصر (اخوانی گروپ) ہی اسرائیل سے پنجہ آزمائی کر سکتے ہیں یا شیعہ اہل ملیشیا کے لوگ بقیہ عرب فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق "وہن" کا شکار ہیں اور وہن کے معنی عربوں سے بڑھ کر کون جانتا ہے کہ یہ "حب الدنیا" اور "کراہیۃ الموت" ہے اور عرب اس مرض کا کثرت سے شکار ہیں۔

امریکہ و برطانیہ نے بڑی عیاری کے ساتھ عربوں کو دوستی کا چکر بھی دیا اور پہلے اسرائیل کے ذریعے عراقی ایٹمی ری ایکٹر تباہ کرایا پھر اپنی خاتون سفارتکار کو عراق میں استعمال کرکے عراق کو اکسا کر کویت پر حملہ کرادیا اور ڈرامے کا ڈراپ سین ہوا کہ کویت اور سعودیہ کی مدد کے نام پر عراق کے خلاف اپنے حواریوں کے ہمراہ حملہ آور ہو گئے اور بد نصیب عرب اس دوستی پر بہت خوش تھے۔

عراق پر مذکورہ جارحیت کے متعلق چھپنے والی کتاب Military lessions of the Gulf ware میں چشم کشا حقائق ہیں صرف ایک پہلو ہی دیکھتے جائیے۔ کتاب کے مطابق ۴۳ روزہ جنگ کے دوران صرف امریکی جہازوں نے عراق پر ۱۰۹۸۷۶ حملے کئے، امریکی ہوائی اور بحری قوت نے ۸۸۵۰۰ ٹن بارود اور ۶۲۲۰ ٹن راکٹ اور میزائل برسائے یعنی صرف امریکی فوج نے روزانہ ۲۵۵۵ حملے کئے اور روزانہ ہر حملے میں ۳۵ ٹن بارود، اور یوں روزانہ ۱۵۲ ٹن وزنی راکٹ میزائل داغے۔ اور ۲۰۵۸ ٹن بم گرائے۔ برطانیہ اور فرانس وغیرہ کی کاروائی اسکے علاوہ ہے۔ ان اعداد و شمار کو جوان کے اپنوں نے مہیا کئے ہیں ایک دفعہ پھر گہری نظر سے دیکھئے۔

عراق پر ۴۳ دنوں میں استعمال ہونے والے بموں، راکٹوں اور میزائلوں کی تعداد کو سامنے رکھیں جو صرف امریکہ نے استعمال کئے، برطانیہ فرانس وغیرہ کے استعمال کردہ اسلحہ کو ملا کر اسی قدر اور جمع کرلیں، یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ یہ اسلحہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے ماہر ہوابازوں اور جنگجوؤں نے عراق پر گرایا اور یہ بھی کہ مزاحمت کسی جگہ نہ ہوئی۔ اگر واقعتاً اتنا اسلحہ عراق پر استعمال ہوا ہوتا تو عراق بابل کا کھنڈر ہوتا اس کی ایک ایک انچ زمین گڑھا ہوتی اور عملاً اقوام متحدہ کی ٹیموں کو عراق میں کیمیائی اور جراثیمی ہتھیار تلاش ہی نہ کرنے پڑتے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ہوا کچھ اور ہے۔

امریکہ، برطانیہ اور اتحادیوں نے اپنا پرانا اسلحہ منہ مانگی قیمت وصول کرکے یہاں ضائع کیا، نیا اسلحہ

عربوں کے خرچ پر اور عرب ملک پر ٹسٹ کرلیا اور پھر عربوں ہی کے خرچ پر، جنگ کے نام پر افراتفری کے پردے میں بہت سا جدید اسلحہ اپنے لے پالک اسرائیل کے پاس پہنچایا عربوں کو یہ توفیق ہی نہ ہوئی کہ وہ محسنوں کی بیان کردہ تفصیلات اور وصول کی جانے والی رقوم کو جانچتے۔ انہیں تو صرف یہی خوشی تھی کہ بن بلائے ہمارے محافظ ہماری مدد کو آگئے اور عراق کو خوب خوب سبق سکھایا مگر یہ بھول گئے کہ سبق عراقی صدر صدام کو نہیں سکھایا بلکہ سبق عراقی قوم کو سکھایا۔ صدام کے کس کس محل کو تباہ کیا گیا کوئی ہمیں بتا دے۔ اور عراقی عوام کس قدر تباہی کا شکار ہوئے ہم بتا دیتے ہیں۔

امریکہ و برطانیہ کی عیاری کہ وقفے وقفے سے عربوں کو سیٹلائٹ کی وہی پرانی تصاویر نئے فریم میں دکھا دیتے ہیں کہ صدام تمہاری سرحد کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تمہیں ہماری پناہ کی سخت ضرورت ہے ہم جا کر واپس آئے تو تم پر بہت زیادہ مالی بوجھ پڑے گا۔ یہ تمہارے بھلے میں ہے کہ ہم یہیں رہ جاتے ہیں یہیں رہنے بس تھوڑی سی جگہ دے دو۔ عرب مہمان اور محسن کے قدر دان ہیں لہٰذا انہیں حسب منشا جگہ دے دی گئی۔

امریکہ برطانیہ نے صرف رہنے کی جگہ ہی نہیں لی اب وہ رہنے کا بل بھی وصول کرتے ہیں اور رہنے کی دیگر ضروریات بھی۔ ان ضروریات میں شراب بھی اور شراب کی دوسری طلب شباب بھی ہے اور اس پر قرآن گواہ ہے۔ ملکہ سبا نے اپنے مصاحبین سے کہا تھا کہ (حضرت) سلیمان سے صلح بہتر ہے کہ جنگ کی صورت میں افواج جہاں جاتی ہیں فتنہ فساد پھیلتا ہے۔ فتنہ وفسا کی کئی صورتیں ہیں۔ انگریز بہادر نے متحدہ ہندوستان میں ریڈلائٹ ایریا (رنڈیوں کے کوٹھے) کیوں متعارف کرائے تھے؟ یوں ان دو بدمعاشوں نے مرحوم شاہ فیصل کے آئل ایمبارگو کا بدلہ ہی نہیں لیا تیل کی دولت پر قابض ہوگئے کہ اب عرب چاہیں بھی تو انہیں نکال نہ سکیں۔

بات دہشت سے شروع ہوئی تھی ہم نے مذکورہ تفصیل اس لئے بیان کرنا ضروری سمجھا کہ آپ کو بھی امریکہ برطانیہ جیسے شریف ممالک کا دہشت گردی میں مجبوراً ملوث ہونا سمجھ آجائے ورنہ سطحی سوچ اور سطحی نظر سے آپکی نظر میں عالمی دہشت گرد ہوں گے امریکہ کو بامر مجبوری لیبیا کے خلاف دہشت گردی کرنی پڑی، اسی طرح ہی بہ امر مجبوری رات کی تاریکی میں ایران پر دہشت گردی پر مجبور ہونا پڑا جہاں الٹی آنتیں گلے پڑی کولمبیا پر دہشت گردی بھی ایسی ہی ایک مجبوری تھی اسکے محسن اور برطانوی حرامی بچے اسرئیل کی لبنان اور شام وغیرہ پر دہشت گردی بھی مجبوری ہے ورنہ امریکہ برطانیہ ایسی جسارت پر کبھی خاموش نہ بیٹھتے۔

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ملک کے تمام شہری بے غیرت و بے حمیت یا مفاد پرست ہوں۔ ہر معاشرے اور ہر ملک میں حمیت و غیرت کی قدروں کے امین بھی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ کسی مخصوص ملک کا سرمایہ نہیں ہوتے بلکہ یہ پوری ملت کا سرمایہ افتخار ہوتے ہیں تاریخ میں ایسے بے شمار نام محفوظ ہیں، یہ صلاح الدین ایوبی ہوں یا محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد وغیر ھم۔ جدید دور کے صلیبیوں کے لئے بھی ایسے بے شمار نام ہیں کوئی چیچن محاذ پر ہے تو کوئی افغانستان محاذ پر سینہ سپر ہے تو کوئی دوسرا منڈے ناؤ میں جان لڑا رہا ہے۔

ایسے ہی بہت سے ناموں میں سے ایک نام اسامہ بن لادن کا ہے جسکی دینی اور ملی غیرت نے حرمین کے سایہ میں دہشت گرد صیہونی اور نصرانی افواج کے قیام کو ناپسند ہی نہیں کیا بلکہ اس کے خلاف آواز بلند کی اور جس آواز کو وہاں کے حکمرانوں نے اپنے اقتدار کے لئے مہلک جانا کہ ان کے نزدیک اقتدار کا استحکام و دوام صرف امریکی برطانوی دہشت گردوں کی چھتری تلے ہی ممکن ہے اصل حاکم اعلیٰ انکی نگاہ سے اوجھل ہے۔

اسامہ روس کے خلاف افغان بھائیوں کی مدد کر رہا تھا تو مجاہد تھا اور امریکی مدد و تعاون کا مستحق اور جب بات امریکی مفاد کے خلاف ہوئی تو وہی مجاہد دہشت گرد ہی نہیں عالمی سطح کے دہشت گردوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہے عقل و بصیرت کا یہ معیار چشم فلک نے کہاں دیکھا ہوگا۔

سینہ دھرتی کا بدترین و بدنما داغ، مسلمہ جنسی درندہ اور مسلمہ عالمی دہشت گرد آج باؤلا ہو رہا ہے اور چہار سو اسے سوتے جاگتے دہشت گرد نظر آ رہے ہیں۔ اور کور چشم جس آنکھ سے دیکھ رہا ہے، اس پر دشمنی کا چشمہ لگا ہے کہ کشمیر میں نصف صدی پر محیط بھارتی دہشت گردی اور انسانی حقوق کی پامالی اسے نظر نہیں آتی، فلسطین میں، لبنان میں اپنے ناجائز کاشت شدہ پودے اسرائیل کی روزمرہ دہشت گردی نظر نہیں آتی اور سب سے بڑھ کر وہ خود اور برطانیہ ملکر روزانہ عراق میں نام نہاد سیکیورٹی زون کے نام پر جو دہشت گردی اور غنڈہ گردی کر رہے ہیں اس پر نہ انہیں شرم و حیا ہے نہ عالمی برادری کو اور ان سے بڑھ کر بے حمیت و بے غیرت خادمین کو جنہیں مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے مگر جھوٹے ہیں۔

عربوں کی حمیت و غیرت کا بڑا نام تھا۔ عراق ایران جنگ میں عربوں نے عراق کی بھرپور مدد کر کے ثبوت بھی دیا مگر آج وہ غیرت و حمیت مر چکی ہے کہ انہی کے ایک خوددار بیٹے کے پیچھے ہاتھ دھو کر یہود و نصاریٰ باؤلے شکاری کتوں کی طرح سونگھتے پھر رہے ہیں مگر عربوں کی رگ حمیت و غیرت نہیں پھڑکتی کہ اسامہ جو کچھ بھی ہے وہ عربوں کا بیٹا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ یہود و ہنود کی مدد سے، عربوں سے ہتھائے گئے وسائل صرف کر کے ایک عرب کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے خود ساختہ فتووں کی بنیاد پر اب تک کئی ایک اذیتیں دے چکے ہیں جیلوں میں ڈال چکے ہیں اور ان غیور مجاہدوں کو پکڑنے پکڑوانے میں بے غیرت مسلمان حکمران پیش پیش ہیں اور انہیں میں سے ایک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران ہیں جنہوں نے صلیبی دہشت گرد کلنٹن کو افغانستان میں اسامہ تک رسائی کے لئے اپنی سرزمین استعمال کی اجازت دی اور مدد و تعاون کا یقین دلایا ”ہم وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود“

کلنٹن کی دیدہ دلیری کہ جسے چاہتا ہے دہشت گرد قرار دے کر اسے سزا دینے کے لئے حرکت میں آجاتا ہے، یو این او سے یقیناً کوئی بہتر توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ ضمیر سے عاری یہ ادارہ یہود نے اپنے اور نصرانیوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے تشکیل دیا تھا اور اسکی نصف صدی کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ اسرائیل اور بھارت اسکی کسی قرارداد پر عمل نہ کریں تو دہشت گرد نہیں ہیں انسانی حقوق کی پامالی نہ جنرل کونسل کو نظر آئیگی نہ اسکی سلامتی کونسل کو، کسی کونے سے انکے خلاف قرارداد کا شبہہ ہوتے ہیں ویٹو کا

ہتھوڑا سر پر اور اگر بھارت کا کار گل میں تکلیف ہو یا اسرائیل کے پاؤں میں چبھے تو ہر ادارہ بے چین، کلنٹن اور ٹونی بلیئر کی نیندیں حرام۔ پھر بحری بیڑے سے کارروائی کی دھمکی اور اس پر امت مسلمہ کے "مسلمہ" مسلمانوں کے ضمیر نہیں جاگتے۔

ہمیں ہنود یہود و نصاریٰ سے گلہ نہیں کہ وہ مسلمہ طور پر اسلام کے ابدی دشمن ہیں اور الگ الگ وجود رکھنے باوجود الکفر ملتہ واحدہ کے مصداق اسلام کے خلاف جدواحد کی حیثیت رکھتے ہیں، واقعہ کار گل اسکی ادنیٰ سی مثال ہے۔ ہمیں گلہ ان مسلمان کہلوانے والے حکمرانوں سے ہے جنکی یو این او میں معقول تعداد ہے، وہ بہترین پریشر گروپ ہیں مگر احمقوں کی طرح پنجہ یہود میں زندگی انجوائے کر رہے ہیں اور دشمن کی چھتری تلے اپنے اقتدار کو مستحکم سمجھتے ہیں اور حقیقی دوستوں کو دشمن سمجھ کر دشمن سے مروانے کے لئے بے چین و بے قرار ہیں۔ انہی ملی محسنوں میں ایک نام اسامہ ہے۔

دہشت گرد کے معنی لغت میں امن و سکون کو غارت کرنے والے کے ہیں، دنیا کے بسنے والوں کی بنیادی خواہش امن و سکون ہے اور امن و سکون کے دشمن دہشت گرد ہیں مگر نیرنگئی حالات کہ دہشت گردوں کا مقابلہ کرکے امن و سکون بحال کرنے والی قوت کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے اور بہت سے عقل کے اندھے مسلمان بھی مسلمہ دہشت گردوں کی لے میں لے ملا کر اسی سر پر گا رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اسلام سے قبل، عرب قبائل کی پھیلائی دہشت گردی کو اسلام نے امن سے بدلا، عرب کے اندر بھی اور باہر عجم میں بھی۔ صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم بھی دہشت گردی ختم کرنے کے لئے میدان جہاد میں تھے۔ صلاح الدین ایوبی کو رچرڈ یا دوسرے عیسایوں نے کبھی دہشت گرد نہ کہا بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ عیسائیوں نے فاتح مسلمانوں کو محسن کہا کہ انہوں نے ان کے اپنے ہی مسیحی دہشت گردوں سے نجات دلائی۔ ایک نہیں کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

جن کی اپنی تاریخ دہشت گردی کے شرمناک واقعات کا مرقع ہو وہ اگر دوسروں کو دہشت گرد کہیں تو انہیں شرم آنی چاہیے مگر "شرم چہ کیتست کہ پیش مرداں آئد" کے مصداق انہیں کیوں آئے جن کے ضمیر مردہ ہیں۔ آج عالمی ضمیر مردہ ہے کہ یہودیوں نے نصرانیوں کی مدد سے ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف ،لندن اور پیرس کلب کی مالیاتی ترغیب و تحریص سے ضمیروں کے سودے کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی منصوبہ بندی پر فخر ہے اور انہیں اپنی جہالت و حماقت و بے ضمیری و مفاد پرستی پر فخر ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اسامہ ملت مسلمہ کا محسن ہے، حمیت و غیرت کا نشان ہے، جہاد کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ پر بے مثل ایمان کی نشانی ہے۔ زندگی اور موت کے فیصلے کلنٹن اور ٹونی بلیئر یا ضمیر فروش حکمران نہیں کرتے یہ فیصلے قادر مطلق رب ذوالجلال کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ ایسے چھچھورے بد طینت لوگوں کی کوشش سے کسی کو شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے تو خالق کے ہی فیصلے کے مطابق سبب بننے والا بے غیرت تو صرف رو سیاہی خریدتا ہے۔